www.KitaboSunnat.com

مقالات

ڈاکٹر لیاقت علی نیازی

نبی اکرم ﷺ ..... بطورِ تاجر

قبل از اسلام ہمیں دیگر پیغمبر بھی تجارت میں مشغول نظر آتے ہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے عہدِ مبارک میں باقاعدہ تجارتی بیڑوں کے ذریعے تجارت کی جاتی تھی۔ آپ تجارتی حالات سے واقف تھے۔ آپ کے دور میں باقاعدہ طور پر تجارتی ایجنٹ مقرر کیے جاتے۔ بحیرۂ روم کے ساحل پر تجارتی مراکز قائم ہوئے۔ خلیج فارس بھی بحری تجارت کا مرکز تھا۔ عرب بھی تجارت میں مصروف تھے۔ سورۃ القریش میں اہل عرب کی تجارت کا ذکر ہے:

> "چونکہ قریش خوگر ہوگئے ہیں یعنی جاڑے اور گرمی کے سفر کے، لہٰذا (اس نعمت کے شکریہ میں) ان کو چاہیے کہ اس خانہ کعبہ کے مالک کی عبادت کریں، جس نے ان کو بھوک میں کھانے کو دیا اور خوف سے انہیں اَمن دیا"

قریش دو قسم کا سفر کرتے:

(۱) موسم سرما میں یمن کا تجارتی سفر کرتے۔

(۲) موسم گرما میں شام کا تجارتی سفر کرتے۔

مؤرخین کے نزدیک ان مندرجہ بالا تجارتی سفروں کا آغاز حضور اکرم ﷺ کے دادا ہاشم نے کیا تھا۔

یونانی مورخ اسٹرابو تحریر کرتا ہے کہ قبل از اسلام ہر عرب تجارت میں مشغول تھا۔ وہ یا تو تاجر تھا یا تجارتی امور میں دلّال تھا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عربوں کے تجارتی قافلے بحرین، براعظم افریقہ (مصر، سوڈان) ہندوستان، ایران اور دنیا کے دیگر ممالک کی طرف جاتے۔ عربوں کے تجارتی کارواں جب بیرون ممالک جاتے تو ان کے ہمراہ محافظ دستے، تاجر اور دلیل (گائیڈ) ہوتے تھے۔ محافظ دستوں کی تعداد 300 تک ہوتی تھی۔

اونٹ صحرا کا جہاز تھا جس کے ذریعے تجارتی مال منگوایا جاتا اور دیگر ممالک میں بھجوایا جاتا۔ چمڑہ، دھاتیں، اناج، کپڑا، گرم مصالحہ اور دیگر اشیاء اونٹ کے ذریعے ہی منگوائیں اور بھجوائیں جاتیں۔ مکہ مکرمہ میں "عکاظ" کا میلہ لگتا۔ یہ ایک تجارتی میلہ ہوتا تھا۔ 129 ہجری تک یہ میلہ لگتا رہا۔ اس دور کی مشہور تجارتی منڈیاں یہ تھیں۔ مثلاً دومۃ الجندل، ہجر، صحار، ریا، شجر، عدن، صنعاء، رابیہ، حضر موت، عکاظ، ذوالمجاز، بصری

مندرجہ ذیل ممالک سے مندرجہ ذیل اشیاء منگوائی جاتی تھیں:

چین ریشم

عدن قیمتی کپڑا

جنوبی یمن خوشبوئیں، گرم مصالحہ جات، جڑی بوٹیاں اور دیگر قیمتی اشیاء

ہند اور افریقہ عطر اور مصالحہ جات، غلام افریقہ سے منگوائے جاتے، ہاتھی دانت،

شام سامانِ تعیش

مصر متفرق سامان

روم ریشم، روئی، مخمل، نفیس کپڑے

شام اناج، تیل

حضور اکرم ﷺ بطورِ تاجر:

آپ ﷺ کے والد ماجد حضرت عبداللہ تاجر تھے۔ شادی کے بعد آپ ملک شام تشریف لے گئے اور وہاں آپ کا انتقال ہوا۔ حضور ﷺ کی ولادت بعد میں ہوئی۔ حضور اکرم ﷺ اپنے چچا کے ہمراہ ملک یمن، مصر اور شام تشریف لے گئے۔ جبکہ آپ کی عمر مبارک 12 یا 13 سال تھی۔ 13

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور 25 سال کی عمر کے دوران متعدد مرتبہ آپ ﷺ مصر، شام اور یمن گئے۔ اس دوران آپ ﷺ کی ملاقات مصر، شام اور یمن کے یہودی علماء اور عیسائی راہبوں سے ہوئی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا جو مکہ کی ایک مالدار خاتون تھیں انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو شام روانہ کیا تاکہ آپ ﷺ تجارت کریں۔ ایک ہوشیار غلام میسرہ بھی ساتھ گیا۔ حضور ﷺ نے بڑا نفع کمایا۔ آپ ﷺ کی دیانت داری سے متاثر ہو کر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنی سہیلی نفیسہ کی معرفت آپ ﷺ کو نکاح کا پیغام بھیجا اور فرمایا کہ اس درخواست کو مسترد نہ کیجئے گا۔ نبوت کے بعد حضور اکرم ﷺ نے تجارتی ضوابط اور اصولوں کو واضح فرمایا اور اُمت کے لئے رہنمائی فرمائی۔

حضور ﷺ کے علاوہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی تجارت میں مشغول تھے مثلاً حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کپڑے کی تجارت کرتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا کاروبار ایران تک تھا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بھی کپڑے کی تجارت کرتے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی دوکان میں ہزاروں مَن غلہ موجود رہتا۔ ایک دفعہ قحط ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ کے حکم پر شام سے غلہ منگوایا اور مفت تقسیم کیا۔ "بئر رومہ" آپ رضی اللہ عنہ نے 45 ہزار درہم میں خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کردیا۔ جلیل القدر صحابی حضرت عبدالرحمٰن بھی تاجر تھے۔ انہوں نے تبلیغ کے لئے چالیس ہزار درہم نقد، 500 گھوڑے اور ایک ہزار اونٹ دیئے۔

یہ مسلمانوں کی تجارت میں دلچسپی کی وجہ سے تھا کہ انہوں نے تجارت میں نام پیدا کیا۔ تیسری صدی ہجری میں ابوالقاسم بن خردازبہ نے بحری اور بری تجارت کے لئے راستوں کا تعین کیا اور تجار کے لئے "دلیل المسافرین" (سیاحوں کے لئے رہنما کتاب) تیار کی۔

اشاعتِ اسلام بذریعہ تجارت:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دیگر ممالک میں تشریف لے گئے۔ جہاں انہوں نے تجارت بھی کی اور تبلیغ بھی۔ مسلمان تُجار انڈونیشیا، چین، مالیزیا، حبشہ، صومالیہ، کینیا، یوگنڈہ، تانگانیکا، بمبئی، سیلون، کراچی اور ملتان تک گئے۔ بزرگ صحابی حضرت وہب بن ابی کبشہ رضی اللہ عنہ چین کے بادشاہ کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس بطورِ سفیر گئے اور وہیں رحلت فرمائی۔ آپ کا مزار کانتون (چین) میں ہے۔ مورخ سٹین لی پول اپنی کتاب (اسلام اِن چائنہ) میں رقمطراز ہے:

"تُجار چین میں منصبِ قضاء تک پہنچے اور حاکم بھی بنے"

ابنِ بطوطہ اپنے چین کے سفرنامہ میں لکھتا ہے کہ:

"آٹھویں صدی میں چین کے تمام شہروں میں مسلمانوں کے مکانات تھے۔ ان کے ہر محلے میں مسجد تھی، جہاں وہ نماز ادا کرتے، وہ نہایت معزز اور محترم تھے"

پروفیسر آرنلڈ اپنے شہرۂ آفاق کتاب (دی پریچنگ آف اسلام) میں لکھتے ہیں:

"کہ اسلام تجارت کے ذریعے اور تبلیغ کے ذریعے پھیلا نہ کہ تلوار کے ذریعے"

تجارت کی فضیلت:

امام راغب اصفہانی (مفردات الفاظ القرآن) میں رقمطراز ہیں:

"تجارت اصل سرمایہ میں اس طرح تصرف کرانے کا نام ہے جس سے منافع ہو۔ تجارت کا مقصد جائز نفع کمانا ہے"

سورۃ النساء کی ایک آیتِ مبارکہ نمبر 27 میں ارشاد ربانی ہے:

﴿ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ﴾

"تم اپنے مال اپنے درمیان باطل طریقوں سے نہ کھاؤ البتہ تجارت کے ذریعے باہمی رضامندی سے (کھاؤ)"

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تجارت کرو۔ اس میں رزق کا 9/10 حصہ ہے"

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

"جو تاجر مشقت اٹھا کر ایک شہر سے دوسرے شہر تک اناج لے جاتا ہے اور اس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دن کے بھاؤ سے فروخت کرتا ہے اس کا درجہ اللہ کریم کے نزدیک شہید کا سا ہے"

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ التاجر الصدوق مع کرام بررہ ﴾

"سچا تاجر برگزیدہ فرشتوں کا ساتھی ہے"

تجارتی ضوابط:

نبی اکرم ﷺ نے تاجروں کے لئے جو ضابطۂ اخلاق بیان فرمایا وہ ملاحظہ ہو:

(۱) عقیدہ اور اخلاق:

سورۃ النساء کی آیت 86 میں ارشاد ربانی ہے:

﴿ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ رَقِيبًا ﴾

"بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر نگہبان ہیں"

تاجر کو یہ نظریہ رکھنا چاہیے کہ اس کے اعمال کا اسے قیامت کے دن جوابدہ ہونا پڑے گا۔ وہ خدا کو حاضر ناظر جان کر بے ایمانی اور جھوٹ سے باز رہے۔

(۲) کاروبار اور تجارت کی آزادی:

اسلام میں کاروبار اور تجارت کی آزادی ہے بشرطیکہ وہ حرام مال کی تجارت نہ ہو۔ کاروبار جائز ہونا چاہیے۔

(۳) ذخیرہ اندوزی کی ممانعت: (احتکار)

مشکوۃ شریف میں ارشاد نبوی ﷺ ہے:

"جس نے اشیاء خوردنی کی ذخیرہ اندوزی چالیس روز تک کئے رکھی، اللہ تعالیٰ اس کی ذمہ داری سے بَری ہوں گے"

ایک اور حدیث ملاحظہ ہو:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"سوداگر کو رزق ملتا ہے اور ذخیرہ اندوز لعنتی ہے" (مشکوٰۃ شریف)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک ذخیرہ اندوز کا غلّہ جلا دیا تھا۔

مسلم شریف میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

"جو شخص اس غرض سے غلہ جمع کرکے روک لے کہ نرخ بڑھنے پر بیچے تو وہ خطاکار ہے"

(۴) حرمتِ سُود:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"سود خور قیامت کے دن پاگل اٹھایا جائے گا" (ابوداؤد)

ابن ماجہ میں ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ سود کا گناہ ایسے ستر گناہوں کے برابر ہے جن میں سب سے کم درجہ کا گناہ یہ ہے کہ کوئی مرد، اپنی ماں سے زنا کرے۔

(۵) ملاوٹ اور دھوکہ دہی:

ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ منڈی تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ نے بھیگا ہوا غلہ دیکھا اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ من غش فلیس منا ﴾

"جو ملاوٹ کرے وہ ہم سے نہیں ہے"

(۶) جوا یا سٹہ بازی:

جُوا اور سٹہ بازی سورۃ المائدہ کی رُو سے اور دیگر احادیث کی روشنی میں حرام ہے۔ علامہ اقبال کا ارشاد ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظاہر میں تجارت ہے۔ حقیقت میں جُوا ہے
سود ایک کا لاکھ کے لئے مرگِ مفاجات

(۷) ناپ تول میں کمی :

سورۃ المطففین میں ارشاد ہے :

﴿ وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ إِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۝ وَإِذَا كَالُوْهُمْ أَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ﴾

"ہلاکت ہے ان کے لئے جو ناپ تول میں کمی کرتے ہیں۔ یہ لوگ جب لوگوں سے لیتے ہیں تو پورا لیتے ہیں اور جب خود دیتے ہیں یا وزن کرتے ہیں تو کم تولتے ہیں"

(۸) قسمیں کھانا :

حضرت عبید بن رفاعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا :

"قیامت کے دن تاجروں کا حشر نافرمانوں کے ساتھ ہو گا مگر جو تاجر اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہو، حرام سے بچے، جھوٹی قسم نہ کھائے اور سچ بولے تو اس کا حشر فاجروں کے ساتھ نہیں ہو گا" (ابن ماجہ)

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا :

"جو شخص عیب دار چیز بیچے اور اس کے عیب کو ظاہر نہ کرے تو وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے غضب میں رہے گا اور فرشتے اس پر لعنت کرتے رہیں گے" (ابنِ ماجہ)

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص جھوٹ کہے اور مال کے عیب کو چھپائے رکھے، اس کے سودے میں برکت نہیں ہو گی۔

ایک اور جگہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا :

"اللہ اس شخص پر مہربانی کرتا ہے جو خرید و فروخت اور قیمت وصول کرنے کے تقاضے میں سہولت اور نرمی اختیار کرتا ہے"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بقول مولانا سید محمد متین ہاشمی:

"اسلام میں جس طرح عبادات و فرائض پر زور دیا گیا ہے اسی طرح دین نے کسبِ حلال اور طلبِ معاش کو بھی اہمیت دی ہے۔ آج سے چودہ سو سال پہلے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تھا: علیکم بالتجارۃ فان فیھا تسعۃ اعشار الرزق اور یہ عجیب بات ہے کہ آج کی مہذب ترقی یافتہ دُنیا میں بھی ختمی مرتبت ﷺ کا قولِ مبارک بے غل و غش ستارے کی طرح دمک رہا ہے۔ دنیا کی وہی قومیں آج ترقی یافتہ سمجھی جاتی ہیں جو تجارت میں آگے ہیں۔ خود نبی اکرم ﷺ نے تجارت کو بطور پیشے کے اپنایا اور آپ ﷺ کے اکثر و بیشتر صحابہ کرام ؓ کا محبوب مشغلہ تجارت ہی تھا۔ امت کے لئے حضور ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں اسوۂ حسنہ موجود ہے اور آپ ﷺ کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور بزرگانِ دین کی پاک زندگیاں ہمارے لئے معیارِ حق ہیں۔ تجارت کی یہ فضیلتیں اور تاجروں کے یہ سارے مرتبے جو قرآن و حدیث میں بیان کئے گئے ہیں۔ حکم کے اعتبار سے عام نہیں بلکہ ضروری ہے کہ تجارت ہر قسم کی فریب کاری، احتکار، جھوٹ، استحصال، مکاری، ملاوٹ، سٹہ اور ان ناپسندیدہ عناصر سے پاک ہو جو اس مقدس ترین معاش کو ناپاک بنا دیتے ہیں"

(مقدمہ: اسلام کا قانون تجارت، ص ۸-۹)

(تالیف: مولانا ڈاکٹر نور محمد غفاری)

قرآن حکیم میں سود کے بارے ارشاد ربانی ہے:

﴿ يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَوٰا وَيُرْبِي الصَّدَقَٰتِ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ ﴾

"اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے، اور اللہ ہر گناہ گار کافر کو پسند نہیں کرتا" (البقرۃ: آیت نمبر 276)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اور جگہ ارشاد ربانی ہے:

"اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو اگر تم واقعی ایماندار ہو تو اللہ کریم سے ڈرو اور جو سود باقی رہ گیا ہے وہ چھوڑ دو۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو پھر تمہارے خلاف اللہ کریم اور رسولِ کریم ﷺ کی طرف سے اعلانِ جنگ ہے" (البقرۃ : آیت نمبر275)

بینکاری کی بنیاد سُود کے نظام پر ہے۔ شروع شروع میں صراف یہ کام کرتے تھے۔ عباسی دور کے اوائل میں بینکاری شروع ہوئی۔ زیادہ تر یہودی اس کاروبار میں شامل تھے۔ عوام ان پر اعتماد کرتے کیونکہ وہ اس معاملے میں دیانتداری اور ذمہ داری سے کام لیتے تھے۔ مشہور تاریخ نویس المقدسی تحریر کرتا ہے کہ شام اور مصر میں زیادہ تر یہودی بینکار تھے۔ نویں صدی میں چاندی کے درہم تبدیل ہوئے اور اس کی بجائے بینکاری میں سونے کے سکوں کا استعمال شروع ہوا۔ بینک ایک دینار پر ایک درہم بطور کمیشن اور سروس چارجز کے وصول کرتا۔ "سفتجہ" کے ذریعے رقوم دیگر ممالک میں بھیجی جاتی تھیں۔ مالیہ اور ریونیو بغداد سفاتج کے ذریعے بھیجا جاتا تھا۔ ہندوستان میں ہندو بنیا صراف کا کام کرتا اور سود پر رقم دیتا۔ سود دَر سود سے قرض خواہوں کی مالی حالت اور زیادہ بد تر ہو جاتی۔

یہی وہ وجوہ ہیں جن کی بنا پر دین فطرت اسلام نے سود کی حرمت میں اس قدر شدت اختیار کی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زندگیاں اسوۂ حسنہ کے مطابق ڈھالنے کی توفیق مرحمت فرمائے آمین....!

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ